36

دنیا کی آٹھ بڑی بڑی زبانوں میں تراجم قرآن کریم اور دوسرا تبلیغی لٹریچر شائع کرنے کی سکیم

(فرمودہ 20/ اکتوبر 1944ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"اسلحہ کی جنگوں میں بعض وقت جبری تعطل آتے ہیں اور بعض وقت عارضی صلح کے ذریعہ ضرورۃً تعطل قائم کیا جاتا ہے۔ عارضی صلح کے ذریعہ جو تعطل پیدا کیا جاتا ہے اُس کی ایک غرض تو یہ ہوتی ہے کہ طرفین اپنے اپنے مُردوں کو دفن کر لیں اور زخمیوں کو اُٹھالیں۔ اور جبری تعطل کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طرفین اپنی اپنی طاقتوں کو مجتمع کر لیں اور ہمتوں کو استوار کر لیں۔ پس عارضی صلح کے ذریعہ جو تعطل پیدا کیا جاتا ہے اُس کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ طرفین اپنے اپنے مُردوں کو دفن کر لیں اور زخمیوں کو مستشفٰی میں پہنچا سکیں۔ اور جو تعطل جبری طریق سے پیدا ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے طاقتوں کے مجتمع کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے دن اور رات بنائے ہیں۔ دن کو لوگ لڑتے ہیں اور رات کے وقت تاریکی کی وجہ سے آپ ہی آپ لڑائی کا بیشتر حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ آجکل بے شک ایسے ذرائع نکل

آئے ہیں جن سے مصنوعی روشنی پیدا کر کے حملے کیے جاتے ہیں۔ مگر یہ مصنوعی روشنی ہر رات استعمال نہیں کی جاسکتی اور نہ ہر جگہ استعمال کی جاسکتی ہے۔ اور باوجود ان ذرائع کے رات کو پھر بھی ہر ایک فریق غنیمت سمجھتا ہے تاکہ فریقین آرام کر سکیں اور اپنی اپنی طاقتوں کو بحال کر لیں۔ خاص خاص ایام میں اور خاص خاص حملوں کے موقع پر جبکہ ایک فریق لمبی تیاری کے بعد حملہ آور ہوتا ہے اُس وقت بے شک رات کو بھی جنگ جاری رہتی ہے ورنہ عام طور پر صرف دن کو ہی لڑائی لڑی جاتی ہے۔ رات کے وقت تھوڑے تھوڑے سپاہی خبر رسانی کے طور پر کام کرتے ہیں تاکہ اگلے پچھلے حالات کا علم ہوتا رہے۔ یا بعض دفعہ چھاپہ بھی مارا جاتا ہے مگر فوج کے بیشتر حصہ کو آرام کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی طاقت کو بحال کر کے دن کی لڑائی کے لیے تیار ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ رات کو پیدا نہ فرماتا تو بعض مجنون دشمن دن اور رات لڑائی جاری رکھ کر خود بھی زیادہ تکان اور زیادہ کوفت کر لیتے اور مدِّ مقابل کو بھی زیادہ تکان اور زیادہ کوفت کرا دیتے۔ جس طرح یہ اسلحہ کی جنگ میں ہوتا ہے اِسی طرح خدا تعالیٰ تبلیغی جنگوں میں بھی وقفوں کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ مثلاً یہی جنگِ عظیم جو ہو رہی ہے یہ 1939ء میں شروع ہوئی تھی اور اِس وقت تک اِس کو شروع ہوئے پانچ سال گزر گئے ہیں۔ اِس جنگ کی وجہ سے تبلیغ کے رستے رُکے ہوئے ہیں۔ سوائے لڑائی کے کاموں کے عام سفر کے لیے جہاز بند ہیں۔ حکومتیں پاسپورٹ دینے میں بخل سے کام لیتی ہیں کیونکہ وہ ڈرتی ہیں کہ ہمارے ملک کا آدمی باہر جا کر کہیں نقصان کا موجب نہ ہو۔ اِس وجہ سے ہماری تبلیغ پانچ سال سے بیرونی ممالک میں رُکی پڑی ہے۔ بعض جگہ جہاں جنگ سے پہلے کے مبلغ موجود ہیں، وہ پھیل نہیں سکتے اور لٹریچر نہ پہنچا سکنے کی وجہ سے ہم بھی اُن کی زیادہ مدد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ پارسلوں کا جانا آنا بند ہے۔ بہت ہی تھوڑی تعداد میں پارسل جاسکتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے پانچ سال کی رات ہم پر نازل فرمائی ہے تاکہ تحریک جدید کی تیاری میں موقع مل سکے۔ اگر لڑائی کی وجہ سے یہ وقفہ پیدا نہ ہوتا تو جماعت کے بعض ایسے احباب جو نچلا بیٹھنا نہیں جانتے شور مچانا شروع کر دیتے کہ تحریک جدید کو شروع ہوئے اتنے سال گزر گئے اور کام شروع نہیں ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا منہ بند کرنے کے لیے ایسا سلسلہ شروع کر دیا کہ وہ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہاں جی

حالات ہی ایسے ہیں کہ ان حالات میں کام ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ اتنا لمبا عرصہ خدا تعالیٰ نے ہمیں تیاری کے لیے دیا ہے تا کہ ہم اپنی طاقت کو جمع کر لیں۔ لیکن اب یہ عرصہ ختم ہوتا نظر آرہا ہے اور آثار ظاہر کر رہے ہیں کہ جنگ ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے کہ کوئی نہ کوئی فریق بلکہ اِنْشَاءَ اللّٰہُ محوری طاقتیں ہتھیار ڈالنے اور اتحادیوں کی اطاعت قبول کر لینے پر مجبور ہو جائیں گی۔ اِس کے بعد چھ سات ماہ یا سال تک رستے کُھل جائیں گے اور عام آمد ورفت جاری ہو جائے گی۔

اِس عرصہ میں ہم نے مبلغ تیار کرنے اور ریزرو فنڈ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ مادی کوششوں کے لحاظ سے ہماری کوشش بہت محدود ہے۔ عیسائیوں کی کروڑ کروڑ، دو دو کروڑ روپے کی ایک ایک انجمن ہوتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں ہمارا دس پندرہ لاکھ روپے کا ریزرو فنڈ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بلکہ اِس میں مشنوں کے سامانوں کو دیکھتے ہوئے ساری دنیا تو الگ رہی ایک ایک ملک میں بھی دس پندرہ لاکھ کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر بہر حال جس خدا نے ہمیں اِتنی طاقت دی ہے کہ دس پندرہ لاکھ ریزرو فنڈ اکٹھا کریں۔ وہ اِس سے زیادہ کی بھی طاقت دے گا۔ مگر جس طرح دنیا کی جنگ کے لیے تیاری اور ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح دین کی جنگ کے لیے بھی تیاری اور ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر شخص اِس بات کا اہل نہیں ہوتا کہ مبلغ بن سکے۔ جب تک وہ اسلامی مسائل اور علومِ دینیہ سے اچھی طرح واقف نہ ہو۔ جو اِن باتوں سے ناواقف ہو گا وہ خود بھی گمراہ ہو گا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تباہی جن وجوہ کی وجہ سے ہو گی ان میں سے سب سے بڑی وجہ یہ ہو گی کہ ایسے لوگ غالب ہوں گے جو علومِ دین سے ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔1 اگر ہم بھی اِسی قسم کے مبلغ باہر بھیج دیتے جو دینی علوم سے واقف نہ ہوتے تو وہ اصلاح کرنے کی بجائے خرابی پیدا کرنے کا موجب ہوتے۔ اِس لیے ضروری تھا کہ جن کو تبلیغ کے لیے باہر بھیجا جائے، اُن کو علومِ دینیہ پر عبور حاصل ہو۔ یہ ہماری نئی کوشش تھی۔ سامان تھوڑے تھے، ذرائع کم تھے اور تجربہ کوتاہ تھا۔ اِس میں ہم نے شروع شروع میں

غلطیاں بھی کیں۔ جن کی وجہ سے جو کام دو سال میں ہو سکتا تھا۔ اُس پر چار سال صَرف ہوئے مگر بہر حال خدا کے فضل اور کرم سے ایک جماعت تیار ہو گئی ہے اور ہو رہی ہے جو علومِ دینیہ سے واقف ہے۔ اور اِنْشَاءَ اللّٰہُ ایک دو سال تک اِس جماعت کے طلباء پورے عالم ہو جائیں گے اور ہم اُن کو باہر تبلیغ کے لیے بھیج سکیں گے۔ مگر جتنے مبلغ تیار ہوں گے اُن کا اور اُن کے لیے تبلیغ کے سامان مہیا کرنے کا تمام بوجھ ہمارا موجودہ ریزرو فنڈ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن جس خدا نے آج تک ہماری مدد فرمائی ہے اُس پر ہمیں وثوق ہے کہ وہ آئندہ بھی ہماری مدد فرمائے گا اور جو کمیاں اور خامیاں ہمارے کام میں رہ جائیں گی اُن کو اپنے فضل سے پورا کر دے گا اور جماعت کو بھی اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی توفیق بخشے گا۔

جُوں جُوں وہ دِن نزدیک آتا جا رہا ہے کہ اسلحہ کی جنگ ختم ہو اور تبلیغ کی جنگ شروع ہو جائے ہمارے لیے فکر کا موقع بھی بڑھ رہا ہے۔ کیونکہ ابھی ہم نے بہت سا رستہ طے کرنا ہے۔ **ایسی زبانیں جو دنیا میں کثرت سے رائج ہیں اور اُن ممالک کے علاوہ جن کی وہ مادری زبانیں ہیں دوسرے مختلف ممالک میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہیں نو زبانیں ہیں۔**

ان میں سے **ایک زبان عربی** ہے جو سب سے زیادہ غیر ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جن کی مادری زبان عربی نہیں تھی مگر اب وہاں پر عربی ہی مادری زبان کے طور پر رائج ہے اور یہ زبان اپنے ملک سے نکل کر غیر ممالک میں پھیل گئی ہے اور کثرت سے ان ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

اِس قسم کی **دوسری زبان انگریزی** ہے۔ یہ زبان بھی اُس ملک کے علاوہ جس کی یہ مادری زبان ہے دوسرے ممالک میں رائج ہے اور کروڑوں کروڑ انسان یہ زبان بولتے اور سمجھتے ہیں۔

اِس قسم کی **تیسری وسیع زبان روسی** ہے۔ روس کی سلطنت بہت وسیع ہے جو ایشیا کے مشرقی کنارے سے لے کر یورپ کے مغربی کنارے تک پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کی حکومت کے کنارے سمندر کے واسطہ سے ایک طرف جاپان سے ملتے ہیں اور دوسری طرف چین کی سرحد کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے گئے ہیں۔ چین کا ملک بہت وسیع ملک ہے مگر باوجود اِس کی وسعت کے روس کی سرحد اِس کے ساتھ ساتھ چلتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ چین کا ملک

ختم ہو جاتا ہے۔ اُس سے آگے پھر روس کی سرحد افغانستان اور ہندوستان کی سرحدوں سے ٹکراتی ہوئی اِن دونوں ملکوں کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ پھر ایران کی سرحد شروع ہوتی ہے اور وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر ٹرکی کا ملک شروع ہوتا ہے اور روس کی سرحد اُس کے ساتھ ساتھ بھی چلتی ہے۔ اِس کے بعد اصلی روسی ملک کے ایک طرف فِن لینڈ ہے، پھر پولینڈ ہے، زیکوسلواکیہ اور رومانیہ سے بھی اس کی سرحدیں ٹکراتی ہیں۔ غرض یہ اِتنا وسیع ملک ہے کہ دنیا کی آٹھ حکومتوں کے ساتھ اِس کی سرحدیں ملتی ہیں۔ صرف تھوڑی تھوڑی جگہ سے نہیں بلکہ بڑی لمبائی تک ان کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اِتنے بڑے وسیع ملک کی زبان بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔

اِس قسم کی **چوتھی زبان جرمن** ہے۔ اِس زبان کی اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ جرمن بڑے علمی لوگ ہیں۔ ہم ان کے کتنے ہی عیوب بیان کریں مگر اِس بات سے انکار نہیں کرسکتے کہ جرمن لوگ علوم کو علوم کی خاطر حاصل کرتے ہیں۔ علوم کی خاطر جو جدوجہد جرمنوں نے کی ہے اِس کی مثال دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔ دوسری قومیں رسوخ اور اثر پیدا کرنے کی خاطر علمی جدوجہد کرتی ہیں مگر جرمن لوگ علم کو علم کی خاطر کرتے ہیں۔ اِس لیے اعلیٰ علوم کی خاطر جرمن زبان کا جاننا ضروری ہے۔ مثلاً سائنس کے علم میں جرمنوں نے دوسرے ممالک کی نسبت بہت زیادہ جدوجہد اور بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اس لیے جب تک جرمن زبان نہ سیکھی جائے سائنس کے اعلیٰ علوم سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لحاظ سے یہ زبان بھی بہت اہمیت رکھنے والی ہے۔

پانچویں زبان فرانسیسی ہے۔ یہ زبان اِس لیے اہمیت رکھتی ہے کہ پرانے زمانہ میں یورپ کی عام زبان فرانسیسی تھی۔ جس طرح ہندوستان میں اُردو ہے۔ ہندوستان میں جہاں تامل زبان بولی جاتی ہے وہاں اردو بھی سمجھی جاتی ہے، جہاں اڑیا زبان بولی جاتی ہے وہاں اُردو بھی سمجھی جاتی ہے، جہاں مرہٹی زبان بولی جاتی ہے وہاں اُردو بھی سمجھی جاتی ہے، جہاں گجراتی زبان بولی جاتی ہے وہاں اردو بھی سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح یورپ کے تمام ممالک انگلستان، اٹلی اور سپین وغیرہ میں جہاں اپنی اپنی زبانیں بولی جاتی ہیں وہاں ساتھ ساتھ فرانسیسی زبان بھی

سمجھی جاتی ہے اور اِس زبان کے ذریعہ کئی معاملات طے کیے جاتے ہیں۔ یورپ کے ملکی تعلقات اور معاملات میں بھی یہ زبان استعمال ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ انگریزوں کے بعد فرانس ہی ایک ایسا ملک ہے جس کا دوسرے کئی ممالک پر اثر ہے اور اِس کی نو آبادیات کثرت سے باہر پھیلی ہوئی ہیں۔ شمالی افریقہ اور مغربی افریقہ کا ایک حصہ اس کی نو آبادیات میں شامل ہے۔ پھر بحر ہند کے کئی جزائر پر فرانس کا قبضہ ہے۔ چین تک اس کی نو آبادیات پھیلی ہوئی ہیں۔ امریکہ کے پاس بھی بعض جزائر پر فرانس کا قبضہ ہے۔ پس پانچویں وسیع اثر رکھنے والی زبان فرانسیسی ہے۔

اِس قسم کی **چھٹی زبان اطالوی** ہے۔ اِس زبان کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یورپ کی علمی اصطلاحات لاطینی سے تیار کی جاتی ہیں اور لاطینی زبان ماں ہے اطالوی زبان کی۔ بیٹی اپنی ماں سے الگ نہیں ہوتی بلکہ ماں کا اثر ضرور اپنے اندر رکھتی ہے۔ اس لیے لاطینی اصطلاحات کے لیے اطالوی زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اِسی طرح مسیحیت کا مرکز ہونے کی وجہ سے پادریوں کے ذریعہ سے اطالوی زبان ہر ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ مزید برآں اطالوی نسل بڑی جلدی جلدی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے کئی کروڑ اطالوی نسل کے آدمی امریکہ میں جابسے ہیں۔ اِسی طرح اٹلی کی نَو آبادیات جن پر جنگ سے پہلے اٹلی کا قبضہ تھا اُن میں بھی اِس زبان کو سمجھا جاتا ہے۔ پھر مصر اور مشرقِ بعید کے علاقوں پر بھی اٹلی زبان کا اثر ہے کیونکہ وہاں بھی اٹلی کے لوگ تجارتوں اور دوسرے کاموں کی وجہ سے بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ پس یہ چھٹی زبان ہے جو نہایت اہمیت رکھنے والی ہے اور مختلف ممالک میں اِس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

ساتویں زبان ڈچ ہے جو ہالینڈ کی زبان ہے۔ سماٹرا، جاوا وغیرہ کے جزائر جن میں کئی کروڑ کی مسلمان آبادی ہے یہ لوگ ڈچ حکومت کے ماتحت ہیں اِن میں تبلیغ کرنے کے لیے ڈچ زبان کا جاننا ضروری ہے۔ اِن جزائر میں جتنے تعلیم یافتہ لوگ ہیں وہ سب ڈچ زبان جانتے ہیں اور اِس زبان کو سماٹرا، جاوا وغیرہ میں وہی اہمیت حاصل ہے جو ہندوستان میں انگریزی کو حاصل ہے۔ ہندوستان میں کئی تعلیم یافتہ لوگ ایسے ہیں جن کو اگر اردو رسالہ پڑھنے کو دیا جائے تو کہیں گے اگر کوئی انگریزی رسالہ ہو تو دیجیے۔ اپنی زبان اردو ہے مگر مانگیں گے انگریزی۔

اِسی طرح لمبی حکومت کی وجہ سے سماٹرا، جاوا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں میں ڈچ زبان کو پسند کیا جاتا ہے اور مقامی زبان کو اس کے مقابلہ میں کم پسند کیا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں تبلیغ کرنے کے لیے اِس زبان کا جاننا بھی نہایت ضروری ہے۔

آٹھویں زبان ہسپانوی ہے۔ ہسپانیہ تین چار کروڑ کا ملک ہے۔ افریقہ کی بہت سی آبادی کا اسلامی حصہ خصوصاً وہ مورش قوم جنہوں نے سپین پر حکومت کی ہے اور ایک لمبے عرصہ تک سپین میں اسلامی حکومت کے علمبردار رہے ہیں۔ اُس کا بڑا حصہ ہسپانیہ کے ماتحت ہے اور وہاں کے علمی لوگ ملازمت وغیرہ حاصل کرنے کے لیے اور حکام کے ساتھ تعلقات رکھنے کے لیے ہسپانوی زبان سیکھتے ہیں۔ اِسی طرح جنوبی امریکہ کا ایک حصہ بھی ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ اب وہ آزاد ہے مگر چونکہ ہسپانوی نسل وہاں آباد ہے اِس لیے ہسپانوی زبان وہاں بولی جاتی ہے۔ پس سپینش زبان جاننے کا نہ صرف ہسپانیہ میں تبلیغ کرنے کے لیے فائدہ ہوسکتا ہے بلکہ افریقہ کے بعض اسلامی ممالک میں بھی اور جنوبی امریکہ کے بیشتر حصہ میں بھی اِس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

نویں زبان پُرتگیزی ہے۔ پرتگیزی قوم کی باہر تو تھوڑی سی نَو آبادیات ہیں لیکن جنوبی امریکہ کی بعض حکومتوں کے ماتحت کثرت سے پُرتگیزی نسل آباد ہے۔ علاوہ ازیں پُرتگیزی قوم کی بھی نَو آبادیاں دنیا کے مختلف حصوں میں ہیں۔ اِس لیے اصل ملک کے علاوہ وہاں پر تبلیغ کرنے کے لیے بھی پرتگیزی زبان کا جاننا ضروری ہے۔

پس یہ نو زبانیں ہیں جو نہ صرف اپنے اپنے ملک میں بلکہ غیر ممالک میں جاکر بھی کام دیتی ہیں۔ اگر ہم دنیا میں تبلیغ کرنا چاہیں تو ہمارے لیے اِن نو زبانوں کا جاننا اور اِن نو زبانوں میں لٹریچر مہیا کرنا ضروری ہے۔ عربی، انگریزی، روسی، جرمن، ڈچ، فرانسیسی، اطالین، ہسپانوی اور پرتگیزی۔ اگر ہم اپنے مبلغ اِن ممالک میں بھیجیں یا اُن ممالک میں بھیجیں جہاں یہ زبانیں بولی یا سمجھی جاتی ہیں یا وہاں کی علمی زبان ہیں تو لازمی بات ہے کہ ہمارے مبلغ کے پاس جب تک اُس زبان میں لٹریچر نہیں ہوگا وہ مبلغ آسانی کے ساتھ وہاں تبلیغ نہیں کرسکے گا اور جلدی کامیاب نہیں ہوسکے گا۔ ایک دن میں ایک مبلغ یہی کرسکے گا کہ دو یا تین آدمیوں کو تبلیغ

کر لے گا مگر تین یا چار یا دس کروڑ کی آبادی والے ملک میں روزانہ دو تین آدمیوں کو تبلیغ کرنے سے کیا بنے گا۔ پھر سال کے تمام دن کام کرنا مشکل ہے۔ کسی دن آدمی بیمار ہوتا ہے، کسی دن کسی اَور وجہ سے ناغہ ہو جاتا ہے۔ حسابی لوگوں نے سال میں اڑھائی سَو دن کام کی اوسط لگائی ہے۔ اگر اِس کو بڑھا کر تین سَو دن بھی کام کا شمار کر لیا جائے اور ایک مبلغ دو آدمیوں کو روزانہ تبلیغ کرے تو اِس کے یہ معنے ہوں گے کہ تین مبلغ سال بھر میں اٹھارہ سَو آدمیوں کو تبلیغ کریں گے اور ایک سَو سال میں ایک لاکھ اسّی ہزار آدمیوں کو تبلیغ کریں گے اور وہ بھی اِس طریق سے کہ ایک ایک آدمی کو صرف ایک ایک گھنٹہ تبلیغ ہو گی اور ہر روز نئے آدمی کو تبلیغ کی جائے تب اِتنی تعداد بنے گی۔ حالانکہ ایک گھنٹہ تبلیغ کرنے سے کیا بنتا ہے۔ ایک ایک آدمی کو سو سو گھنٹے تبلیغ کی جائے تب جا کر کہیں کامیابی ہوتی ہے۔ پس اگر صرف مبلغ کے ذریعہ تبلیغ پر اکتفا کیا جائے تو تین مبلغ اوسطاً دو دو آدمیوں کو روزانہ تبلیغ کر کے سال بھر میں صرف اٹھارہ سَو آدمیوں کو تبلیغ کر سکیں گے۔ لیکن اگر ان کے پاس اس زبان کا لٹریچر ہو تو ایک مبلغ ایک دن میں ہزار آدمیوں کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ وہ اس لٹریچر کو لائبریریوں میں رکھے گا، لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ پھر مشہور کتابیں بِک بھی جاتی ہیں وہ ان کو ایجنٹوں کی معرفت فروخت بھی کرے گا۔ پس اگر ملکی زبان کا لٹریچر پاس ہو تو مبلغ کامیاب طور پر تبلیغ کر سکتا ہے اور یہ طریقہ ایسا ہے جس کے ذریعہ سے دو تین یا چار مبلغ پانچ کروڑ کی آبادی کے ملک میں سال بھر میں کئی لاکھ آدمیوں کو کامیاب طور پر تبلیغ کر سکتے ہیں۔ گو پوری تبلیغ پھر بھی نہیں کہلا سکے گی کیونکہ اتنی آبادی والے ملک کے لیے تو تین چار سَو مبلغ کی ضرورت ہے۔ مگر بہر حال اِس طریق سے ایسی تبلیغ ہو سکے گی جسے نظر انداز نہ کیا جا سکے اور جو بااثر ہو۔ تین چار کروڑ کی آبادی والے ملک میں ہمارے مبلغ ایک سال میں چار پانچ لاکھ آدمیوں تک لٹریچر پہنچا سکیں گے اور ہزاروں کے پاس فروخت کر سکیں گے اور اِس طریق سے ہماری تبلیغ اس ملک میں پھیل جائے گی۔

پس اگر ہم تبلیغ کرنا چاہتے ہیں اور اس کا اچھا نتیجہ دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ایسے سامان پیدا کریں کہ جہاں ہمارے مبلغ جائیں اُن کے پاس

اُس ملک کی مروّجہ زبان میں ایسا لٹریچر ہو جس کے ذریعہ اُس ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور عوام کے اندر ہیجان پیدا کیا جاسکے۔

اِس غرض کو پورا کرنے کے لیے سب سے پہلے قرآن مجید کے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم اور سارے مضامین جمع ہیں۔ باقی کتابوں میں ایک ایک مضمون ہوتا ہے مگر یہ تمام مضامین کا مجموعہ ہے۔ پھر دوسری کتابوں کی طرف توجہ دلانے کے لیے ہمیں زور لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر قرآن مجید اپنا زور آپ لگاتا ہے۔ ہر ملک کی زبان میں اگر اِس کا ترجمہ کر دیا جائے تو جس زبان میں بھی اِس کا ترجمہ ہوگا اُس زبان کے جاننے والے لوگ بڑے شوق سے اسے لیں گے اور پڑھیں گے۔ دوسری کتابوں کے لیے ہمیں پروپیگنڈا کرنا پڑتا ہے مگر قرآن مجید کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اِس کا پروپیگنڈا ہو چکا ہے اور تیرہ سو سال سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ اِس لیے بڑی سہولت کے ساتھ یہ تمام دنیا میں پھیل سکتا ہے۔ پس سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ آٹھ زبانوں میں کر دیا جائے۔ عربی میں تو وہ پہلے ہی ہے۔ باقی آٹھ زبانوں میں اِس کا ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ انگریزی، روسی، جرمن، فرانسیسی، اطالین، ڈچ، سپینش اور پرتگیزی۔ اِن آٹھ زبانوں میں اگر قرآن مجید کا ترجمہ ہو جائے تو دنیا کے ہر گوشہ میں قرآن مجید پہنچ سکتا ہے اور ساری دنیا میں تبلیغ ہو سکتی ہے سوائے چین اور جاپان کے۔ مگر یہ دونوں محدود زبانیں ہیں۔ چین میں چونکہ آٹھ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے اِس لیے وہاں عربی کام دے سکتی ہے۔ البتہ جاپان ایسا ملک ہے جو باہر رہ جائے گا۔ مگر وہ دنیا کا ہزارواں حصہ ہے۔ فِی الحال اگر اِس کو نظر انداز بھی کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ فوری طور پر ان آٹھ زبانوں میں تراجم شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اِن زبانوں میں ہمارے نقطہ نگاہ سے صحیح تراجم شائع ہو جائیں تو مبلغین آسانی سے اُس ملک یا اُس زبان کے جاننے والے علمی طبقہ تک پہنچ سکیں گے اور کہہ سکیں گے کہ آپ کی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔ خرید کر یا فلاں لائبریری سے لے کر پڑھ لیں۔ انگریزی کا ترجمہ ہمارے ہاں دیر سے ہو رہا ہے۔ گو افسوس ہے کہ کسی نہ کسی غلطی کی وجہ سے جو تراجم کے مراکز سے دور ہونے کی وجہ سے ہو جاتی ہے اُس پُھرتی سے کام نہیں ہو رہا جس پُھرتی سے

ہونا چاہیے۔ مگر بہر حال اِس کی پہلی جلد شائع ہو رہی ہے اور پریس والوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مارچ اپریل تک اِس کو مکمل کر کے دے دیں گے۔ ترجمہ سارے قرآن مجید کا ہو چکا ہے، ضروری نوٹ بھی قریباً سارے ہو چکے تھے مگر ان میں کچھ نقص رہ گیا تھا۔ اِس لیے اب مَیں دوبارہ اپنی ہدایات کے مطابق ان کی اصلاح کروا رہا ہوں اور وہ اصلاح پندرہ سولہ پارہ تک ہو چکی ہے۔ چنانچہ پہلی جلد کا کام ختم ہو چکا ہے اور جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے پریس والوں کا وعدہ ہے کہ مارچ اپریل تک چھاپ کر دے دیں گے۔

اب باقی سات زبانیں رہ جاتی ہیں۔ انگریزی زبان چونکہ بہت پھیلی ہوئی ہے اور اس میں بعض سہولتیں بھی میسر ہیں جو دوسری زبانوں میں میسر نہیں اِس لیے انگریزی ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی ہے۔ مگر باقی زبانوں میں اِس لمبے کام کی ضرورت نہیں۔ چھوٹے حجم کا قرآن مجید مختصر نوٹوں اور ترجمہ کے ساتھ شائع ہو جائے تو کثرت سے لوگ خرید سکتے ہیں۔ انگریزی میں تو ہو چکا ہے۔ باقی سات زبانوں میں بھی اگر ترجمہ ہو جائے تو ساری دنیا میں قرآن مجید کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ سوائے جاپان کے جس کو سرِ دست اگر نظر انداز کر دیا جائے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ وہاں مبلغ بھیجے جائیں گے تو ترجمہ کروالیں گے۔ میری اِس سکیم کے ماتحت ساتوں زبانوں میں ترجمہ شروع کرا دیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ 1945ء کے نصف یا اُس کے آخر تک اِنْشَاءَ اللّٰہُ ساتوں زبانوں میں ترجمہ مکمل ہو جائے گا۔ پچھلے دنوں تار آیا تھا کہ ساتوں زبانوں میں تین تین پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد دو تین ہفتے گزر چکے ہیں۔ اِس لیے چار یا پانچ پاروں تک ہو چکا ہو گا۔

اِس کے خرچ کا مَیں نے اندازہ کروایا ہے۔ چونکہ انگریزی ترجمہ کی نسبت سے یہ چھوٹا کام ہے کیونکہ لمبی تفسیر نہ ہو گی اِس لیے ایک ایک زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ پر چھ چھ ہزار روپیہ اوسطاً خرچ آئے گا اور سات ترجموں پر بیالیس ہزار روپیہ لگے گا۔ مَیں جماعت میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مستقل کام ہے جو صدیوں تک دنیا کی ہدایت کا موجب بننے والا ہے۔ پس اگر اِن سات تراجم کا خرچ مختلف افراد یا جماعتیں اپنے ذمہ لے لیں تو یہ چیز دائمی ثواب کا ذریعہ ہے۔ روسی، جرمن، فرانسیسی، اطالین، ڈچ، ہسپانوی اور پرتگیزی یہ

سات زبانیں ہیں۔ مَیں یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ اپنی طرف سے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے ایک زبان کے ترجمہ کی رقم مَیں ادا کروں گا۔ ☆ باقی چھ ترجمے رہ جاتے ہیں۔ ان چھ میں سے ایک ترجمہ کے لیے مَیں نے تجویز کیا ہے کہ سارے ہندوستان کی لجنہ مل کر ایک ترجمہ کا خرچ ادا کرے اور یہ ترجمہ جرمن زبان کا ہو۔ کیونکہ جرمنی میں مسجد کی تعمیر کا ارادہ بھی لجنہ ہی نے کیا تھا۔ باقی رہ گئیں پانچ زبانیں۔ مَیں سمجھتا ہوں خدا کے فضل سے قادیان کی آبادی اِتنی ہے کہ یہاں کی جماعت آسانی سے ایک ترجمہ کا خرچ ادا کر سکتی ہے۔ یہاں کی جماعت ہمیشہ اخلاص دکھانے میں آگے قدم رکھا کرتی ہے۔ قادیان میں مسجد مبارک کی توسیع کے لیے ایک دن میں چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا تھا۔ اِس لیے چھ ہزار روپیہ جمع کرنا اِن کے لیے کوئی مشکل کام نہیں۔ پس مَیں ایک ترجمہ کی رقم قادیان کی جماعت کے ذمہ لگاتا ہوں۔ باقی چار رَہ گئے۔ میرے نزدیک باقی چار ترجموں کی رقم چار شہروں کی جماعتیں یا افراد اپنے ذمہ لے لیں ☆☆۔ مَیں ان جماعتوں کے نام نہیں لیتا بلکہ جماعتوں پر چھوڑتا ہوں کہ وہ خود آگے بڑھیں۔ جو فرد اکیلا ایک ترجمہ کی رقم اٹھانا چاہے وہ اکیلا اٹھالے۔ جو چند دوستوں کے ساتھ مل کر یہ بوجھ اٹھانا چاہتا ہو وہ ایسا کر لے۔ جو جماعت مل کر ایک ترجمہ کی رقم دینا چاہے وہ جماعت اس کا وعدہ کر لے۔ جو صوبہ ایک ترجمہ کی رقم دینا چاہے وہ صوبہ اس کا وعدہ کر لے۔ مَیں اگر چاہتا تو سہولت سے بعض جماعتوں کے نام لے سکتا تھا مگر مَیں نہیں چاہتا کہ جماعتوں کا یا افراد کا ثواب ضائع

☆ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ نماز شروع کرتے وقت خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ چونکہ پہلے مسیح کا خلیفہ کہلانے والا اٹلی میں رہتا ہے۔ اِس مناسبت سے قرآن مجید کا جو ترجمہ اطالوی زبان میں شائع ہو وہ مسیح محمدی کے خلیفہ کی طرف سے ہونا چاہیے۔ اِس لیے مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اطالین زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا خرچ مَیں ادا کروں گا۔

☆☆ خطبہ کے بعد ایک ترجمہ کا خرچ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے چند اَور دوستوں نے اپنے ذمہ لیا۔ اِس طرح صرف تین تراجم باقی رہ گئے ہیں۔

کروں۔ ہاں اپنا حق مَیں مقدم سمجھتا ہوں کیونکہ تمام ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اِس لیے ایک ترجمہ کی رقم مَیں نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ قادیان کا بھی حق ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے مُرسل کا مرکز ہے۔ اِس لیے مَیں نے اِس کا نام چُنا ہے۔ چُنا نہیں بلکہ اِس کے ثواب کو بچانے کے لیے کہ اِس کی جگہ کوئی اَور نہ لے لے مَیں نے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ عورتیں بھی چونکہ بے زبان ہوتی ہیں اور اُن تک آواز پہنچنے میں دیر لگ جاتی ہے اِس لیے مَیں نے ان کا بھی نام لے دیا ہے۔ میرا حق تھا کہ اِس کام میں میرا حصہ ہو اِس لیے مَیں نے اپنا نام لے دیا ہے۔ قادیان کا حق تھا کہ اِس کام میں اِس کا حصہ ہو اِس لیے مَیں نے قادیان کا نام لے دیا ہے۔ عورتوں کا حق تھا کہ اِس کام میں اِن کا حصہ ہو اِس لیے مَیں نے عورتوں کا نام لے دیا ہے۔ جن کے حقوق ظاہر تھے اُن کے نام مَیں نے لے دیے ہیں اور باقی چار☆ ترجموں کی رقم مَیں نے جماعتوں پر چھوڑ دی ہے۔ مختلف شہر یا صوبے، یا افراد اپنے ذمہ ایک ایک ترجمہ کی رقم لے لیں اور یہ چندہ مارچ 1945ء کے آخر تک پہنچ جانا چاہیے۔ اِس وقت تک ہم نے تحریک جدید کے فنڈ سے رقم خرچ کی ہے جو تراجم کی رقوم وصول ہونے پر تحریک جدید کو واپس کر دی جائے گی۔ اس لیے چندے اور وعدے بھی تحریک جدید کے نام آنے چاہییں یعنی اس کے فنانشل سیکرٹری کے نام۔ اس کے بعد چھپوائی کا سوال رہ جاتا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ اِن سات تراجم کی پانچ پانچ ہزار کاپیاں پندرہ پندرہ ہزار روپیہ میں چَھپ سکیں گی اور جماعت کے جوش اور اخلاص کو دیکھا جائے تو اس کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں جس وقت تراجم مکمل ہو جائیں گے اُس وقت اِس پندرہ پندرہ ہزار روپیہ کی رقم کا ادا کرنا جماعت کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ہو گا۔

اِس کے بعد ہمارے مبلغوں کے پاس قرآن مجید کے علاوہ کچھ اَور لٹریچر ہونا بھی ضروری ہے جو مخصوص اور ضروری مسائل پر مشتمل ہو۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ بارہ بارہ کتابوں کا سیٹ ہمارے مبلغوں کے پاس ہونا چاہیے جسے وہ فروخت کر سکیں یا تحفۃً دے سکیں۔

☆ چودھری صاحب کے وعدے کے بعد تین

اِس سیٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ہونا ضروری ہے، تبرک کے طور پر اور اِس لحاظ سے بھی کہ حضور علیہ السلام کی کتب میں اِس زمانہ کی ضرورت کے مطابق تمام قسم کے علوم اور مسائل آ گئے ہیں۔ اِن میں سے ایک "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور دوسری "مسیح ہندوستان میں" ہونی چاہیے۔ باقی دس رہ جاتی ہیں۔ ایک میری کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" رکھ لی جائے۔ کیونکہ اِس میں بھی موجودہ ضروریات کے مطابق بہت سے مسائل آ گئے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح عمری یہ دو کتابیں بھی ضروری ہیں۔ ایک کتاب ترجمہ احادیث رکھی جائے۔ اِسی طرح پرانے اور نئے عہد نامہ میں سے "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں" یہ مضمون بھی عیسائی ممالک میں اثر پیدا کرنے والا ہے۔ اِس لیے ایک کتاب اس مضمون پر مشتمل ہونی چاہیے۔ اِسی طرح پرانے اور نئے عہد نامہ کی روشنی میں توحید پر بھی ایک کتاب ہونی ضروری ہے جو تثلیث کی تردید کرے۔ الہامی لحاظ سے بھی اور پرانے اور نئے عہد نامہ کے حوالوں کی رو سے بھی۔ نظام نَو پر بھی ایک کتاب ہونی چاہیے آجکل کے لحاظ سے یہ مضمون بھی نہایت ضروری ہے۔ یہ نو کتابیں بن جاتی ہیں۔ باقی تین کتابوں کے متعلق بعد میں تصفیہ کر لیا جائے گا۔ یا تو پرانی کتابوں میں سے انتخاب کر کے سیٹ میں رکھ دی جائیں گی یا نئے مضامین مقرر کر کے ان پر کتابیں لکھوالی جائیں گی۔ مَیں سوچ رہا ہوں کہ کس قسم کے مضامین ہونے چاہییں جو اثر انداز ہوں۔ باقی دوست بھی اِس کے متعلق مشورہ دیں۔ پس اِن بارہ کتابوں کا سیٹ آٹھ زبانوں میں تیار کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ سیٹ عیسائی ممالک کے لیے ہے۔ عربی ممالک کے لیے اَور قسم کی کتابوں کا سیٹ تجویز ہونا چاہیے جو اُن کی ضرورت کے مطابق اور اُن کے مناسبِ حال مضامین والی کتابوں پر مشتمل ہو۔

اِس کے علاوہ چونکہ ہر شخص یہ کتابیں خرید کر نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی ہر ایک کو مفت دی جاسکتی ہیں ضروری ہے کہ اِن نو زبانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور اشتہار چھپوائے جائیں جو چار چار صفحے سے لے کر سولہ سولہ صفحے تک کے ہوں۔ تاکہ کثرت کے ساتھ ان کی اشاعت ہو سکے اور ہر آدمی کے ہاتھ میں پہنچائے جاسکیں۔ ہمارے ملک میں چھوٹے چھوٹے

ٹریکٹ نہیں بکتے۔ لیکن عیسائی ممالک میں اِس قسم کے ٹریکٹ بِک بھی جاتے ہیں۔ مبلغ کو اجازت ہو کہ وہ ان ٹریکٹوں اور اشتہاروں کو جس قدر چاہے مفت تقسیم کرے اور جس قدر بِک سکیں بیچ دے۔ پس اِس قسم کے ٹریکٹ اور اشتہار بھی کثرت سے اِن نو زبانوں میں تیار کیے جائیں۔ کثرت سے چھپوانے پر کم خرچ ہوتا ہے۔ اگر ہم اوسطاً فی اشتہار آٹھ صفحہ کا سمجھیں اور چھپوائی کا اندازہ فی صفحہ دو روپے فی ہزار لگا لیں تو سولہ سو روپیہ میں آٹھ صفحے کا ایک لاکھ اشتہار ایک زبان میں چَھپ سکتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ نو زبانوں میں ایک ایک لاکھ اشتہار چھپوانے پر ساڑھے چودہ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ ممکن ہے یہ خرچ اَور بھی کم ہو کر دس ہزار تک آجائے۔ اور چالیس ہزار روپیہ میں ہم ہر ایک زبان کا چار چار لاکھ اشتہار شائع کر سکیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سال بھر میں اِتنے اشتہارات شائع کر کے ہم ایک سال میں چھتیس لاکھ انسانوں تک اپنا پیغام پہنچا دیں گے۔ بعض دفعہ ایک ایک اشتہار کو کئی کئی آدمی پڑھتے ہیں۔ اِس طرح یہ تعداد اور بھی بڑھ جائے گی۔ لیکن اگر سال میں چھتیس لاکھ انسانوں تک بھی ہمارا پیغام پہنچ جائے تواِس کے یہ معنی ہیں کہ ایک ایک روپیہ میں نوّے نوّے یا سو سو آدمیوں تک ہمارا پیغام پہنچ جائے گا۔ گویا اِتنی تبلیغ پر فی آدمی ایک پیسہ بھی خرچ نہ آئے گا۔

پس یہ تین چیزیں ضروری ہیں۔ اول آٹھ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ، دوسرے نو زبانوں میں بارہ کتابوں کا سیٹ، تیسرے نو زبانوں میں مختلف چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور اشتہارات۔ شروع شروع میں ٹریکٹ تھوڑے تھوڑے چھپوا لیے جائیں اور پھر آہستہ آہستہ ان کی اشاعت کو بڑھاتے چلے جائیں۔ جب اشاعت بڑھ جائے گی تو یہ ٹریکٹ اپنا خرچ خود نکالنے لگ جائیں گے۔ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ بڑی کتاب کی نسبت زیادہ بکتے ہیں۔ اگر ایک ٹریکٹ ایک پیسہ میں بھی فروخت ہو جائے تو کافی خرچ نکل سکتا ہے۔ مگر پیسہ کا رواج صرف ہمارے ملک میں ہے انگریزی ممالک میں کم از کم سکّہ ایک آنہ ہوتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ایک ٹریکٹ ایک ایک آنہ میں فروخت کیا جائے تو ہزاروں کی آمدنی ہو سکتی ہے اور اِس آمدنی سے اَور اشتہارات چھپوائے جاسکتے ہیں۔

پس یہ ایک ایسی سکیم ہے جو تبلیغ کو کامیاب بنانے کے لیے نہایت ضروری ہے۔ ایک

تو قرآن مجید کا سات زبانوں میں ترجمہ ہے۔ اِس پر فوری طور پر عمل کرنے کے لیے چندہ کی ضرورت ہے۔ ایک ترجمہ کا خرچ تو مَیں نے اپنے ذمہ لے لیا ہے، ایک ترجمہ کا خرچ قادیان کی جماعت کے ذمہ لگایا ہے اور ایک کا سارے ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگایا ہے۔ ایک ترجمہ کا خرچ چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اور ان کے چند دوستوں نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ باقی تین ترجموں کا خرچ مختلف افراد یا جماعتیں اپنے ذمہ لے لیں۔ اور اُمید ہے کہ جماعتیں جلدی اپنے اپنے ذمہ ایک ایک ترجمہ کا خرچ لے لیں گی (مجھے بتایا گیا ہے کہ قادیان کی جماعت غالباً دو تراجم کا بوجھ اٹھائے گی اور اِسی طرح لجنہ اماء اللہ بھی دو تراجم کا خرچ دے گی۔ اگر ایسا ہوا تو صرف ایک ترجمہ بیرون جات کی جماعت کے حصہ میں آتا ہے)۔ بہت ساری جماعتیں ایسی ہیں جن کے لیے یہ معمولی بات ہے۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ بعض افراد کو بھی توفیق دیدے۔ چونکہ اس سکیم پر عمل کرنے کے لیے چندہ کی فوری ضرورت ہے۔ اِس لیے مَیں نے اس کے متعلق اعلان کر دیا ہے کہ جماعتیں اپنے اپنے ذمہ ایک ایک ترجمہ کی رقم لے کر جلدی اطلاع دیں۔ باقی دو یعنی کتابوں کا سیٹ اور ٹریکٹوں کے متعلق مَیں نے اِس لیے اعلان کیا ہے تا کہ جماعتیں مفید مشورہ دے سکیں کہ کون کونسی کتابیں سیٹ میں رکھنی چاہییں اور ٹریکٹ اور اشتہارات کس قسم کے ہونے چاہییں تا کہ جب کام کا وقت آئے تو ہم سہولت کے ساتھ کتابوں اور ٹریکٹوں کے متعلق فیصلہ کر سکیں کہ کس قسم کی کتابیں اور ٹریکٹ ہونے ضروری ہیں۔

اس کام کے پورا ہو جانے کے بعد مَیں سمجھتا ہوں جہاں ہمارا مبلغ جائے گا وہ اکیلا نہیں ہو گا بلکہ اُس کے پاس جتنے ٹریکٹ ہوں گے اُس کے ساتھ اِتنے رسالے جنگ کے ہوں گے (ہمارے ہاں ٹریکٹ کو رسالہ کہتے ہیں)۔ اگر اُس کے پاس پچاس ٹریکٹ ہوں گے تو اِس کے معنے یہ ہیں کہ اُس کے ساتھ پچاس رسالے فوج ہوگی۔ اگر اُس کے پاس بارہ کتابیں ہوں گی تو اِس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ بارہ تجربہ کار جرنیل ہوں گے۔ اگر اس کے پاس قرآن مجید ہو گا تو اِس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے ساتھ ایک عظیم الشان کمانڈر اِنچیف ہو گا جس نے تیرہ سو سال تک کامیابی سے حکومت کی ہے۔ اِس کے بعد پھر وہ مبلغ اکیلا ہونے کی

وجہ سے ناکام نہیں ہو گا بلکہ خدا کے فضل سے چند مہینوں کے اندر تہلکہ مچا سکتا ہے۔

پس مَیں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے باہمت افراد اور جماعتیں خدا کے فضل کو جذب کرنے کے لیے قرآن مجید کے تراجم میں حصہ لینے کے لیے آگے بڑھیں گی۔ اور اُمید ہے کہ جماعت کے علماء اور بیرونی ممالک کے مبلغ اپنے تجربہ کی بناء پر کتابوں اور ٹریکٹوں کے متعلق ٹھوس مشورہ دیں گے کہ کس قسم کی کتابیں اور کس قسم کے ٹریکٹ باہر مفید ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد جب آمدورفت کے لیے رستے کُھلیں تو سینکڑوں قوموں میں ہماری تبلیغ شروع ہو جائے۔ اسلحہ کی جنگ کے خاتمہ پر اُدھر سے صلح کا بِگل بجے اور اِدھر ہماری طرف سے تبلیغی جنگ کا بگل بجا دیا جائے"۔

(الفضل 27/اکتوبر 1944ء)

---

1 :مسلم کتاب العلم باب رَفْعِ العِلْمِ و قَبْضُہٗ